۞۞۞ تقریر ۞۞۞

حضرت مصلح موعودؓ کی ایک علامت
(وہ) اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا

حُسن و احساں میں وہ نظیرِ مسیح
وہ علاجِ قلوبِ زار آیا
مژدہ اے طالبانِ حق مژدہ
کہ مسیحائے روزگار آیا

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں حضرت مسیحؑ کی زبان سے فرماتا ہے۔
اَنِّیۡ قَدۡ جِئۡتُکُمۡ بِاٰیَۃٍ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ ۙ اَنِّیۡۤ اَخۡلُقُ لَکُمۡ مِّنَ الطِّیۡنِ کَہَیۡـَٔۃِ الطَّیۡرِ فَاَنۡفُخُ فِیۡہِ فَیَکُوۡنُ طَیۡرًۢا بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ وَ اُبۡرِیُٔ الۡاَکۡمَہَ وَالۡاَبۡرَصَ وَاُحۡیِ الۡمَوۡتٰی بِاِذۡنِ اللّٰہِ ۚ وَاُنَبِّئُکُمۡ بِمَا تَاۡکُلُوۡنَ وَمَا تَدَّخِرُوۡنَ ۙ فِیۡ بُیُوۡتِکُمۡ ؕ اِنَّ فِیۡ ذٰلِکَ لَاٰیَۃً لَّکُمۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ مُّؤۡمِنِیۡنَ (آل عمران:50)

سامعین کرام! آج مجھے جس اہم موضوع کو کوزے میں بند کرنا ہے وہ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقتِ اسلام پر پیشگوئی مصلح موعود کی 52 علامات میں سے ایک علامت **"(وہ) اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا"** ہے۔

سامعین! ابھی مَیں نے قرآن کریم کی جس آیت کی تلاوت کی ہے۔ اِس آیت کا سیاق وسباق یہ ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کو اللہ تعالیٰ نے ایک لڑکے کی بشارت دے کر اُس کے اوصاف اور خوبیاں بیان فرمائیں اور فرمایا کہ یہ بیٹا بڑا ہو کر جب نبی بنا کا بنی اسرائیل کی طرف بھیجا جائے گا تو وہ پیغام دے گا۔
مَیں تمہارے پاس تمہارے ربّ کی طرف سے ایک نشان لے کر آیا ہوں کہ مَیں تمہارے لئے مٹی سے پرندے کی طرز پر پیدا کروں گا۔ پھر مَیں اس میں پھونکوں گا تو (معاً) وہ اللہ کے حکم سے پرندہ (یعنی طیرِ روحانی) بن جائے گا اور مَیں پیدائشی اندھے اور مبروص کو شفا بخشوں گا اور مَیں اللہ کے حکم سے (روحانی) مُردوں کو زندہ کروں گا اور مَیں تمہیں بتاؤں گا کہ تم کیا کھاؤ گے اور اپنے گھروں میں کیا جمع کرو گے۔ یقیناً اس میں تمہارے لئے ایک بڑا نشان ہے اگر تم ایمان لانے والے ہو۔
اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح عیسیٰ بن مریمؑ کی جو خوبی بیان کی ہے کہ وہ روحانی پرندے پیدا کرنا اور اُنہیں سدھا کر اپنے اللہ کی طرف پرواز کروانا ہے گویا روحانی طور پر مُردے زندہ کر دئے جائیں گے نیز وہ عیسیٰ اندھوں اور مبروص لوگوں کو شفا بخشے گا۔

سامعین! اِس آیتِ کریمہ میں حضرت عیسیٰؑ کے جو اوصاف بیان کئے گئے ہیں وہ دراصل ہر نبی، رسول اور فرستادہ کے ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا ہر فرستادہ اور رسول مُردہ لوگوں کے دلوں میں ایک نئی روح پھونکنے آتا ہے۔ اُن لوگوں کو متعلقہ نبی کے ذریعہ نئی زندگی ملتی ہے۔ نیا آسمان تشکیل پاتا ہے اور نئی زمین بنتی ہے۔ اِسی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اِس آیت کے تحت فُٹ نوٹ میں تحریر فرمایا ہے۔
"اِس آیت میں تمام کلمات تعبیر طلب ہیں۔ مٹی کو پھونک کر اُڑنے والا پرندہ بنا دینا اِس بات کی تمثیل ہے کہ حضرت مسیحؑ کے دَم سے ارضی لوگ روحانی رفعتوں میں پرواز کرنے لگے۔ اِسی طرح پیدائشی برص والے اور اندھے وہ لوگ ہیں جن کے دل کوڑھی ہوں اور کچھ نہ دیکھ سکیں جیسا کہ قرآن کریم کی بکثرت آیات سے پتہ چلتا ہے کہ اندھوں سے مُراد ظاہری اندھے نہیں بلکہ دل کے اندھے ہیں۔ مُردوں کو زندہ کرنے سے بھی یہی مُراد ہے کہ روحانی مُردوں کو روحانی زندگی عطا کی جائے۔ اُنَبِّئُکُمۡ بِمَا تَاۡکُلُوۡنَ... سے مراد غالبًا کھانے پینے کی تعلیم ہے اور یہ بیان فرمایا گیا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ اپنی قوم کو ہدایات دیا کرتے تھے کہ کیا چیز کھاؤ اور کس سے احتراز کرو۔"

(قرآنِ کریم اردو ترجمہ صفحہ 91)

سامعین! بس یہی وہ مضمون ہے جو عنوانِ بالا میں ''مسیحی نفس'' کے الفاظ میں ادا ہوا ہے۔ اِس زمانے کے حقیقی مسیحی نفس رکھنے والے مثیلِ عیسیٰ حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام ہیں جن کے ذریعہ لاکھوں مُردے روحانی معنوں میں زندہ ہوئے اور آج خلفاء کے ذریعہ زندہ ہو رہے ہیں اور آئندہ تا قیامت زندہ ہوتے چلے جائیں گے یہاں تک کہ روحانی معنوں میں نئی زمین اور نیا آسمان بن جائے گا اور اس بات کا بھی حضرت مسیح موعودؑ نے بڑی صراحت سے یہ دعویٰ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تمام تر شان میں آپؑ کو مسیح ابن مریم سے فضیلت بخشی ہے۔ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں میں سے ایک شخص پیدا ہوا جو مسیح سے بڑھ کر تھا۔ اس سے ثابت ہو گیا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ دعویٰ بالکل سچا تھا کہ اگر مسیح میرے زمانے میں ہوتے تو میرے متبع ہوتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا۔ لَوْ كَانَ مُوْسٰى وَعِيْسٰى حَيَّيْنِ لَمَا وَسِعَهُمَا اِلَّا اتِّبَاعِيْ کہ اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو ان کو سوائے میری اتباع کرنے کے اور کوئی چارہ نہ ہوتا۔ بس ثابت ہوا کہ مثیلِ عیسیٰ حضرت مسیح موعودؑ اپنے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے براہ راست فیض پا کر اپنی مسیحی صفات میں حضرت مسیح عیسیٰؑ کو پیچھے چھوڑ گئے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا۔

ابنِ مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلامِ احمد ہے

برتر گمان و وہم سے احمد کی شان ہے
جس کا غلام دیکھو مسیح الزمان ہے

مسیحی نفس مصلح موعود

سامعین! یہ مسیحی صفات کا سلسلہ اللہ تعالیٰ نے آگے مامورِ زمانہ حضرت مسیح موعودؑ کی اولاد میں بھی جاری فرمایا۔ یہ بھی سیدنا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فیض کا ہی نتیجہ ہے جس کی وجہ سے آپؑ کو مسیحِ اوّل پر فضیلت ملی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس مسیح موعودؑ کو ایک بیٹے کی خوشخبری دی اور من جملہ اَور صفات کے اس کے متعلق یہ بھی کہا کہ

''اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ ''

اس الہام سے یہ صاف ثابت ہے کہ پسرِ موعود بھی مثیلِ مسیح ہے اور مسیحی نفس رکھے گا۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے خود اِس پسرِ موعود یعنی حضرت مصلح موعودؓ کی زبان پر بھی یوں جاری فرمایا۔ ''اَنَا الْمَسِيْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِيْلُهٗ وَخَلِيْفَتُهٗ''۔ یعنی میں بھی مسیح موعود ہوں یعنی وہ مسیح ہوں جس کا قرآن کریم میں اور دوسری پیشگوئیوں میں وعدہ دیا گیا ہے۔ لیکن میں بالواسطہ مثیلِ مسیح ہوں۔ یعنی مجھے اصل مسیح موعود کا ہم صفات اور خلیفہ ہونے کی وجہ سے یہ نام ملا ہے۔ اب ظاہر ہے کہ مصلح موعود کو جب اللہ تعالیٰ نے مسیحی نفس رکھنے والا قرار دیا تو لازم تھا کہ اس کو وہ مسیحی نفس بھی بخشا جاتا جو مسیح اوّل کو بخشا گیا تھا۔ آئیں! اِس کا جائزہ لیں۔

(1) آپؓ کے ہاتھوں سے بھی روحانی مردے زندہ ہوئے اور جو جہالت کی قبروں میں تھے علم اور روحانیت کے نور سے زندہ ہو کر قبروں سے باہر آ گئے اور الہام کے یہ الفاظ پورے ہوئے۔

''تا وہ زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔''

(2) اس مصلح موعود کے ذریعہ سے روحانی اندھوں اور مبروصوں نے اپنی بیماریوں سے نجات پائی جیسا کہ الہام میں کہا گیا تھا کہ: ''بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔''

(3) مسیح اوّل نے اپنی قوم کو ان کے کھانے کے متعلق اور اموال کا ذخیرہ کرنے کے متعلق بعض باتیں کہی تھیں۔ اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی قوم کو ان کے کھانے کے متعلق اور اموال کا ذخیرہ کرنے کے متعلق بعض باتیں کہیں۔ چنانچہ احمدیت کی تاریخ کے اہم موڑ پر آپؓ نے اپنی جماعت سے مطالبات تحریک جدید کے تحت یہ مطالبہ رکھا کہ وہ ایک ہی کھانا کھائیں۔ غذا میں سادگی اختیار کریں۔

(4) جس طرح مسیح اوّل نے اپنے مسیحی نفس کی برکت سے روحانی پرندے پیدا کئے تھے۔ اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے مسیحی نفس کی برکت سے روحانی پرندے پیدا کئے۔ مسیح ان طینی صفَت انسانوں کو پرندے کی مانند اپنے روحانی پروں کے نیچے رکھتے یعنی ان کو اپنی روحانی گرمی پہنچاتے اور ان کی تربیت کرتے یہاں تک کہ وہ آسمان روحانیت میں پرواز کرنے لگتے۔ اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ نے اپنی جماعت سے یہ مطالبہ کیا کہ نوجوان جو طینی صفات رکھتے ہیں یعنی تربیت حاصل کرنے والے اور اطاعت شعار ہوں وہ اپنی زندگیاں وقف کریں۔ ان کو کچھ عرصہ علوم دینیہ پڑھائے جائیں گے اور ان کی تربیت کی جائے گی۔ اس کے بعد جب ان میں مناسب قابلیت پیدا ہو جائے گی تو انہیں حضرت مسیح موعودؑ کے پیغام کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے والے کبوتر کی صورت میں اطرافِ عالم کی طرف اُڑا دیا جائے گا۔

سامعین! اللہ تعالیٰ کے فضل سے قادیان میں اِن روحانی پرندوں کو تیار کرنے والا ایک جامعہ احمدیہ ترقی پا کر اکنافِ عالَم کے گیارہ سے زائد ممالک میں ان مدارس میں تبدیل ہو گیا ہے جہاں سے اب تک ہزاروں روحانی پرندے تیار ہو کر دنیا کی مختلف جہات کی طرف پرواز کر کے اعلائے کلمۃ الاسلام کا کام کر رہے ہیں اور یہاں اِس ضمن میں حاضرین کو یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ طِین گیلی مٹی کو کہتے ہیں جس سے انسان جو چاہے مختلف چیزیں بنا سکتا ہے۔ طِینی صفَت لوگوں سے مراد یہ ہے کہ اُن کا رہبر اور رہنما اُن کو جس طرح اور جس رنگ میں ڈھالنا چاہے وہ ڈھل جاتے ہیں چنانچہ اِن معنوں میں مسیحی صفات رکھنے والے حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے دَورِ خلافت میں ایسے لاکھوں روحانی پرندے تیار کئے جنہوں نے صحابہ رسولؐ جیسی صفاتِ حسنہ اپنے اندر پیدا کر کے اپنے خالقِ حقیقی کی طرف پرواز کرتے چلے گئے۔ اور اِس سند کو اپنے نام کیا۔

مبارک وہ جو اب ایمان لایا
صحابہ سے ملا جب مجھ کو پایا
وہی مے اِن کو ساقی نے پلا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

روحانی پرندے

سامعین! حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خواب میں یورپ میں سفید پرندوں کو پکڑتے دیکھا جس کی فعلی شہادت حضرت مصلح موعودؓ کے مبارک دور میں دیکھنے کو ملی اور آپؓ نے اپنی قوتِ قدسیہ سے اِن کو اسلامی تعلیمات کے مطابق ایسا سدھایا کہ وہ عرشِ الٰہی کے ستارے بن گئے جن کو دیکھ کر رشک آتا رہا۔ 1934ء سے دنیا یہ نظارہ دیکھ رہی ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ کے یہ سفید کبوتر کَهَيْئَةِ الطَّيْرِ کی طرح خلفاء کے روحانی پروں کے نیچے تربیت پا کر اسلام کے نام کی بلندی کا موٗجب بن رہے ہیں۔

سامعین! پرندوں کی بات چل نکلی ہے تو یہاں حضرت مصلح موعودؓ کی مسیحی صفات سے متّصِف ہو کر مبلغین پرندوں کی طرح دنیا کے کونے کونے میں اپنا اپنا مسکن بنا کر اسلام احمدیت کا عَلَم بلند سے بلند تر لہرانے میں کوشاں ہیں اور اسلام کا سلامتی کے پیغام بطور تحفے اپنی اپنی چونچوں میں لے کر محوِ پرواز ہیں۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے الہام یَا جِبَالُ اسْجُدِیْ مَعَہٗ وَ الطَّیْرَ۔ کہ اے پہاڑو! تم بھی اس کی معیت اختیار کر کے سجدہ میں گر جاؤ اور پرندے بھی گر جائیں۔

(البدر مورخہ یکم اگست 1904ء بحوالہ تذکرہ نیا ایڈیشن صفحہ 531)

سامعین! اِس الہام میں پرندوں سے وہ افراد بھی مراد ہیں جو مرکز سے پرواز کر کے دنیا کو مسیح موعودؑ کا پیغام پہنچا رہے ہیں اور کچھ داعیان بن کر دعوتِ اِلَی اللہ میں مصروف ہیں اور جبال سے مراد وہ مرکزی بزرگان ہیں جو پہاڑ کی طرح مرکز میں قائم ہیں اور ان پرندوں کی راہنمائی کرتے ہیں۔ پس اس الہام میں مرکزی کارکنان اور بیرونِ ملک پرواز کرنے والے پرندوں دونوں کو حکم دیا گیا ہے کہ مسیح موعود کے مشن کی خدمت میں پورے انہماک سے مصروف رہیں۔

سامعین! اِس پیشگوئی کے یہ الفاظ کہ تا وہ زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں **اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔** بھی غور طلب ہیں کیونکہ اِن الفاظ کا تعلق بھی آج میری تقریر سے بنتا ہے۔ قبروں میں پڑے مُردہ لوگ وہ ہیں جو مختلف قسموں کی رسومات، بدعات اور لغویات میں ملوث ہیں اُن لوگوں کو موت کے پنجہ سے نجات دلانے کے لئے حضرت مصلح موعودؓ کے عملی اقدام قابلِ تحسین تھے۔ ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ معاشرہ جس طرح بدعات، رسومات، لغویات اور غیر اسلامی تعلیمات میں جکڑا پڑا ہے اور مسلمان ہونے کے باوجود وہ یہ یقین رکھتے ہیں کہ شادی بیاہ، فوتیدگی یا دوسرے مواقع پر بجالائی جانے والی بدعات و رسومات نہ کیں تو معاشرہ میں ناک کٹ جائے گی اور لوگ کیا کہیں گے؟ گویا اللہ کے مقابل پر یا اللہ کے سوا بدعات اور رسومات کو خدا بنا لیا ہے تو اِسے رسومات اور بدعات کی اسیری کہیں گے اور اِن سے آزاد کروانا روحانی طور پر بیماریوں سے صاف کرنا کہلائے گا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے اپنے 52 سالہ مبارک اور تاریخ ساز دور میں اپنے خطبات، خطابات، تقاریر اور درس و تدریس کے ذریعہ احباب و خواتین کی مسلسل رہنمائی فرمائی، تحریکات کیں، بعض اوقات اِن کے خلاف اعلانِ جہاد کیا اور اپنی شبانہ روز دعاؤں سے احبابِ جماعت کی تعلیم و تربیت فرمائی۔ ذیلی تنظیموں کا جال بھی مسیحی صفات پیدا کرنے کے لئے پھیلایا۔ لہٰذا آپؓ روحانی معنوں میں مسیحی نفس سے بیماریوں کو صاف کرنے کا موٗجب ٹھہرے۔ اِس اہم امر کی طرف آپؓ کا خطاب "مصلح موعود" دلالت کرتا ہے جس کے معانی اصلاح کرنے کے ہیں اور یہی وجہ تھی کہ آپؓ نے ہر چھوٹی سے چھوٹی بات اور غلطی کی اصلاح کا بیڑا اُٹھائے رکھا اور احبابِ جماعت نے بھی کمال درجہ کی اطاعت کا مظاہرہ کر کے نہ صرف اپنی اصلاح کی بلکہ اپنے اہلِ خانہ کی تعلیم و تربیت عین اُن اصولوں اور ارشادات کے مطابق کی جو حضرت مصلح موعودؓ نے گاہے بگاہے جماعت کے سامنے رکھے۔ جب تمباکو کی ممانعت کی بات مخلصین جماعت نے اپنے پیارے امام کی زبان سے سنی تو اپنے حُقّے توڑ ڈالے۔ جب سنیما گھروں میں فلموں کی ممانعت کی بات ہوئی تو نوجوانوں نے فلمیں نہ دیکھنے کی قسم کھالی اور شادی بیاہ پر سادگی اختیار کرنے کی بات پر وفا شعار عورتوں نے اپنی بچیوں کو نہایت سادگی سے بیاہ کر باقی ماندہ رقم کو تحریکِ جدید میں دے دیا اور یوں اِن لایعنی، فضول اور غیر اسلامی حرکات و سکنات کی اسیری سے رہائی پائی۔

سامعین! ہم آج کی تقریر کے عنوان میں لفظ "مسیحی نفس" کے معانی اور کسی حد تک اِس کی تفصیل سن آئے ہیں۔ اب ضروری معلوم ہوتا ہے کہ لفظِ "روحُ الحق" کی معانی اور تفصیل کو بھی جان لیں۔ الٰہی الفاظ یوں ہیں "وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔"

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 20 فروری 2015ء میں روح الحق کی تشریح میں فرمایا۔

"اپنی ایک رؤیا کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کس طرح یہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مصلح موعود پر منطبق ہوتی ہے، حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ "مَیں ان مشابہتوں کو بیان کرتا ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی کے ساتھ میری رؤیا کو ہیں۔ (ایک رؤیا آپ نے دیکھی تھی جیسا کہ میں نے کہا۔ فرماتے ہیں کہ) رؤیا میں مَیں نے دیکھا کہ میری زبان پر یہ فقرہ جاری ہوا کہ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمَوْعُوْدُ مَثِیْلُہٗ وَخَلِیْفَتُہٗ ان الفاظ کا میری زبان پر جاری ہونا میرے لئے اس قدر عجوبہ تھا۔ (ظاہر میں تو یہ حیرت انگیز عجوبہ ہو ہی سکتا ہے لیکن خواب میں ہی میری ایسی کیفیت ہوگئی) کہ قریب تھا اس تہلکہ سے مَیں جاگ اُٹھتا کہ میرے منہ سے یہ کیا الفاظ نکل گئے ہیں۔ بعد میں بعض دوستوں نے توجہ دلائی کہ مسیحی نفس ہونے کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

اشتہار مورخہ 20 فروری 1886ء میں بھی آتا ہے۔ گو اُس روز مَیں یہ اشتہار پڑھ کر آیا تھا لیکن مَیں خطبہ پڑھ رہا تھا اُس وقت اشتہار کے یہ الفاظ میرے ذہن میں نہ تھے۔ خطبے کے بعد غالباً دوسرے دن مولوی سید سرور شاہ صاحب نے یہ توجہ دلائی کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اشتہار میں بھی لکھا ہے کہ وہ دنیا میں آئے گا اور اپنی مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ اس پیشگوئی میں بھی مسیح کا لفظ استعمال ہوا ہے۔ دوسرے مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ مَیں نے بت تڑوائے ہیں۔ اس کا اشارہ بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کے دوسرے حصہ میں پایا جاتا ہے کہ وہ روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ فرماتے ہیں کہ **روح الحق توحید کی روح کو کہا جاتا ہے اور سچی بات تو یہ ہے کہ اصل چیز خدا تعالیٰ کا وجود ہی ہے، باقی سب چیزیں اظلال اور سائے ہیں۔ پس روح الحق سے مراد توحید کی روح ہے جس کے متعلق کہا گیا تھا کہ وہ اس کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔**"

حاضرین! دیکھیں تو معانی اور مفہوم یہی نکلتا ہے کہ توحید کی روح ہے جس کی برکت سے حضرت مصلح موعودؓ وہی زندگی بخش پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں جس سے اللہ ملتا ہے اور ان کی روحانی بیماریاں دور ہوتی ہیں۔ ہم نے دیکھا کہ آپ کے باون سالہ سنہری دور میں اللہ کا نام بلند ہوتا رہا اور اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کی صدائیں دنیا کے کونوں میں بلند ہونی شروع ہو گئی تھیں اور ہم یہ بات یقینی طور پر کہہ سکتے ہیں کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام "مَیں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا" بڑی شان کے ساتھ فجی جزائر اور ناروے میں پورا ہوا۔ اور وہاں ایسے سر فروش چھوڑے جن کے دل نورِ اسلام سے منور ہوئے اور یہ جاگ آگے نسل در نسل لگتی چلی آ رہی ہے۔ یہی وہ تزکیہ نفس کا مضمون ہے جو ہر مامور من اللہ کا بنیادی اور حقیقی فریضہ ہے۔ اپنے آقا و مطاع کے طفیل حضرت مصلح موعودؓ کو وہ خاص طاقت عطا فرمائی گئی تھی جس کی مدد سے آپ نے ہزاروں لاکھوں انسانوں کے دلوں کو پاک کیا اور انہیں خدائے واحد کا والہ و شیدا بنا دیا۔

سامعین! محبت الٰہی کے آئینہ کے طور پر آپؓ کی سیرت کو دیکھیں تو آپؓ کی روح کو ہر غیر اللہ سے کُلی طور پر پاک کر دیا گیا تھا۔ 11 سال کی عمر میں نماز پر کاربند رہنے کا وعدہ کیا اور ساری عمر اسے نبھایا۔ بچپن میں رات کو لمبے لمبے سجدوں کی واحد دعا یہ تھی کہ اے خدا! مجھے میری زندگی میں دین کو زندہ کر کے دکھا۔ جوانی میں 4،4 گھنٹے نماز تہجد ادا کرتے تھے۔ 17 سال کی عمر میں ایک فرشتے نے آپ کو سورۃ فاتحہ کی تفسیر سکھائی اور آپ کے قلب میں بیج کی طرح قرآن کے علوم نقش کر دئے جن کو آپؓ نے ساری عمر حسب حالات دریا کی طرح بہا کر اپنے مخلصین کے سینوں میں ایسا اُتارا کہ آج بھی ہمارے بزرگ اپنی گفتگو میں یہ کہتے سنے جاتے ہیں کہ حضرت مصلح موعودؓ نے ایسا فرمایا تھا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے ایسا فرمایا تھا۔ ابو سعید صاحب سابق ایڈیٹر روزنامہ الفضل آن لائین لندن لکھتے ہیں کہ سیر الیون میں جب بھی کسی بزرگ کے سامنے حضرت مصلح موعودؓ کا نام آ جاتا تو اُس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی تار بندھ جاتی اور بلند آواز سے حضرت مصلح موعودؓ کو دعائیں دیتے ہوئے کہتے کہ اِسی شخص نے ہم کو حقیقی معنوں میں انسان بنایا۔ ہمارے پاس مبلغین بھجوا کر ہمیں اسلامی تعلیم سے آشکار کروایا، ہمیں قرآن اور اِس کے معارف و حقائق سے آگاہ کیا۔

آئیں! اب دیکھیں کس طرح محنت اور دعاؤں سے آپؓ نے احبابِ جماعت کے دلوں میں محبت الٰہی اور خدمت دین کی ایسی لو لگائی کہ وہ جاں نثار اپنا تن من دھن لے کر آپ کے اشارہ آبرو پر قربان کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ آپ نے اپنے دورِ خلافت میں تربیتی اور روحانی تحریکات کے ذریعہ نمازوں کا عشق جگایا، تہجد کے لئے بیدار کیا، قرآن کے معارف سنائے۔ الہامات اور غیبی خبروں سے ایمانوں کو جلا بخشی کہ آپؓ کی جانب سے کی گئی ہر تحریک پر ڈاکٹرز، پروفیسرز، وکیل، صحافی اور زندگی کے متعدد پیشوں سے تعلق رکھنے والے معززین پیش پیش رہے جو اپنے تمام اخراجات خود برداشت کرتے، کھانے خود پکاتے، میلوں میل پیدل چلتے، کئی کئی وقت فاقے کرتے، چلچلاتی دھوپ میں سر پر سامان اٹھا کر سفر کرتے اور دین کی خدمت کے لئے کسی قربانی سے دریغ نہ کرتے۔ ہندوؤں نے ایمان پر ڈٹی رہنے والی مائی جمیا کی فصل کاٹنے سے جب انکار کر دیا تو یہی بی اے اور ایم اے، وکیل اور ڈاکٹر جنہوں نے کبھی زرعی آلات کو ہاتھ نہ لگایا تھا درانتیاں لے کر فصل کاٹنے لگے۔ ہاتھ زخمی کر لئے پاؤں چھلنی کر لئے مگر دین کی غیرت کا حق ادا کر دیا۔ تزکیہ نفس اسے ہی تو کہتے ہیں۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 354-355)

سامعین! حضرت مولوی نعمت اللہ صاحب کو 1924ء میں کابل میں شہید کیا گیا۔ انہوں نے قید خانہ سے حضور کی خدمت میں ایک خط لکھا کہ جوں جوں اندھیرا بڑھتا ہے خدا میرے لئے نور کو روشن تر کرتا جاتا ہے۔ دعا کریں کہ اس عاجز کا ذرہ ذرہ دین پر قربان ہو جائے۔

(تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 476)

اس واقعہ شہادت کے بعد حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے حضورؓ کی خدمت میں خط لکھا کہ حضرت مولوی نعمت اللہ خان صاحب کی شہادت سے جو جگہ خالی ہوئی ہے مجھے موقع دیں کہ اس جگہ کو پُر کروں اور دین کا پیغام پہنچاتے ہوئے قربانی پیش کروں۔

(خالد دسمبر 85ء صفحہ 181)

سامعین! ایک بنگالی نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ میں بوڑھا ہوں اور میرے بیٹے راجپوتانہ میں دعوت الیٰ اللہ کے لئے شاید اس لئے وقف نہ کر رہے ہوں کہ مجھے تکلیف ہو گی مگر خدا کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ اگر میرے 10 بیٹے ہوں اور وہ سارے کے سارے خدمت دین کرتے ہوئے مارے جائیں تب بھی میں کوئی غم نہیں کروں گا بلکہ میں خود بھی خدا کی راہ میں مارا جاؤں تو میرے لئے عین خوشی کا موجب ہو گا۔

(الفضل 15 مارچ 1923ء)

اس احمدی عورت کو بھی یاد کریں جس نے دشمن کے حملہ کے دن اپنے چاروں چھوٹے بچوں کو تیار کیا اور انہیں عید کے دن کی طرح اچھے کھانے کھلائے اور کہا کہ اب جاؤ اور احمدیت پر قربان ہو جاؤ۔ اور جس طرح میں نے تمہاری عید بنائی تم میری عید بنا دو۔ (الفضل 8 مئی 1983ء)

حضورؓ کے مسجد فضل لندن کے لئے مالی تحریک پر تھوڑے عرصہ میں جب بہت سارو پیہ جمع ہو گیا۔ تو ایڈیٹر اخبار ”تنظیم امر تسر “عبد المجید قرشی صاحب نے لکھا۔

تعمیر مسجد کی تحریک 6 جنوری 1920ء میں امیر جماعت احمدیہ نے کی۔ اس سے زیادہ مستعدی اس سے زیادہ ایثار اور اس سے زیادہ سمع واطاعت کا اسوہ حسنہ اور کیا ہو سکتا ہے کہ 10 جون تک ساڑھے اٹھہتر ہزار روپیہ نقد اس کارِ خیر کے لئے جمع ہو گیا تھا کیا یہ واقعہ نظم وضبط امت اور ایثار وفدائیت کی حیرت انگیز مثال نہیں۔

(بحوالہ تاریخ احمدیت جلد 4 صفحہ 253)

سامعین! حضرت مصلح موعودؓ نے روحُ الحق سے خبر پا کر اور اپنی مسیحی صفات کو بروئے کار لاتے ہوئے احبابِ جماعت کی اصلاح اور اُن کی تزکیہ نفوس کے لئے دو مستقل نظام قائم فرمائے۔ ایک صدر انجمن احمدیہ میں نظارتیں اور دوسرا ذیلی تنظیموں کا قیام۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسانی جسم میں ہنگامی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے بکثرت متبادل راستے تجویز کر رکھے ہیں مثلاً اگر ایک شریان بند ہو جائے تو اس کی جگہ دوسری شریان لے لیتی ہے۔

اسی اصول کے مطابق آپ نے صدر انجمن احمدیہ کی نظارتوں کو نظام کی نمائندہ جبکہ ذیلی تنظیمیں کو عوام کی نمائندہ قرار دیا۔ آپ ان کی حکمت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

”یاد رکھو! اگر اصلاح جماعت کا سارا دارو مدار نظارتوں پر ہی رہا تو جماعت احمدیہ کی زندگی کبھی لمبی نہیں ہو سکتی۔ یہ خدائی قانون ہے جو کبھی بدل نہیں سکتا کہ ایک حصہ سوئے گا اور ایک حصہ جاگے گا۔ ایک حصہ غافل ہو گا اور ایک حصہ ہوشیار ہو گا۔ خدا تعالیٰ نے دنیا کو گول بنا کر فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے قانون میں یہ بات داخل ہے کہ دنیا کا ایک حصہ سوئے اور ایک حصہ جاگے...یہی نظام اور عوام کے کام کا تسلسل دنیا میں دکھائی دیتا ہے جو در حقیقت پر تو ہیں تقدیر اور تدبیر کے۔ کبھی عوام سوتے ہیں اور یہ نظام جاگتا ہے اور کبھی نظام سوتا ہے اور عوام جاگتے ہیں۔ اور وہ وقت بڑی بھاری کامیابی اور فتوحات کا ہوتا ہے۔ وہ گھڑیاں جب کسی قوم پر آتی ہیں۔ جب نظام بھی بیدار ہوتا ہے اور عوام بھی بیدار ہوتے ہیں تو وہ اس قوم کے لئے فتح کا زمانہ ہوتا ہے وہ اس قوم کے لئے کامیابی کا زمانہ ہوتا ہے۔ وہ اس قوم کے لئے ترقی کا زمانہ ہوتا ہے۔ وہ شیر کی طرح گرجتی اور سیلاب کی طرح بڑھتی چلی جاتی ہے۔ ہر روک جو اس کے راستہ میں حائل ہوتی ہے اسے مٹا دیتی ہے۔ ہر عمارت جو اس کے سامنے آتی ہے اسے گرا دیتی ہے۔ ہر چیز جو اس کے سامنے آتی ہے اسے بکھیر دیتی ہے اور اس طرح وہ دیکھتے ہی دیکھتے چاروں طرف اس طرف بھی اور اس طرف بھی بڑھتی چلی جاتی ہے اور دنیا پر اس طرح چھا جاتی ہے کہ کوئی قوم اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ مگر پھر ایک وقت ایسا آجاتا ہے جب نظام سو جاتا ہے اور عوام جاگتے ہیں یا عوام سو جاتے ہیں اور نظام جاگتا ہے اور پھر آخر میں وہ وقت آتا ہے جب نظام بھی سو جاتا ہے اور عوام بھی سو جاتے ہیں تب آسمان سے خدا تعالیٰ کا فرشتہ اترتا ہے اور اس قوم کی روح کو قبض کر لیتا ہے۔ یہ قانون ہمارے لئے بھی جاری ہے۔ جاری رہے گا اور کبھی نہیں بدل سکے گا۔ پس اس قانون کو دیکھتے ہوئے ہماری پہلی کوشش یہی ہونی چاہئے کہ ہمارا نظام بھی بیدار رہے اور ہمارے عوام بھی بیدار رہیں اور در حقیقت یہ زمانہ اسی بات کا تقاضا کرتا ہے۔ خدا کا مسیح ہم میں ابھی قریب ترین زمانہ میں گزرا ہے۔ اس لئے اس زمانہ کے مناسب حال ہمارا نظام بھی بیدار ہونا چاہئے اور ہمارے عوام بھی بیدار ہونے چاہئیں۔ مگر چونکہ دنیا میں اضمحلال اور قوتوں کا انکسار انسان کے ساتھ ساتھ لگا ہوا ہے۔ اس لئے عوام کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ وہ نظام کو جگاتے رہیں اور نظام کی کوشش یہ ہونی چاہئے کہ وہ عوام کو جگاتا رہے۔ تا خدانخواستہ اگر ان دونوں میں سے کوئی سو جائے۔ غافل ہو جائے اور اپنے فرائض کو بھول جائے تو دوسرا اس کی جگہ لے لے۔ اور اس طرح ہم زیادہ سے زیادہ اس دن کو بعید کر دیں جب نظام اور عوام دونوں سو جاتے ہین اور خدائی تقدیر موت کا فیصلہ صادر کر دیتی ہے۔ پس دونوں کو اپنے اپنے فرض ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ تا کہ اگر دونوں نہ جاگیں تو کم از کم ایک تو جاگے۔ اور اس طرح وہ دن جو موت کا دن ہے ہم سے زیادہ سے زیادہ دور رہے۔“

(الفضل 17 نومبر 1943ء)

پس حضورؓ نے فرمایا کہ خدام جوش اور امنگ کی علامت ہیں اور قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور انصار حکمت اور تجربہ کے مظہر ہیں۔ اسی طرح لجنہ سلیقہ اور ترتیب کی نمائندہ ہے اور ان چاروں تنظیموں کو جماعت کی چار دیواریں قرار دے کر ان کی اہمیت اُجاگر کی۔ جسے غیروں نے بھی محسوس کیا۔ چنانچہ جماعت احمدیہ ک مخالف ترین مجلسِ احرار کا ترجمان ”زمزم“ جماعت کی اس قابلِ رشک تنظیم کا ذکر کرتے ہوئے بصد حسرت و یاس لکھتا ہے:

”ایک ہم ہیں کہ ہماری کوئی بھی تنظیم نہیں اور ایک وہ ہیں کہ جن کی تنظیم در تنظیم کی تنظیمیں ہیں۔ ایک ہم ہیں کہ آوارہ منتشر اور پریشان ہیں۔ ایک وہ ہیں کہ حلقہ در حلقہ محدود و محصور اور مضبوط اور منظم ہیں۔ ایک حلقہ احمدیت ہے۔ اس میں چھوٹا بڑا زن و مرد، بچہ بوڑھا، ہر احمدی مرکز نبوت پر مرکوز و مجتمع ہے۔ مگر تنظیم کی ضرورت اور برکات کا علم و احساس ملاحظہ ہو کہ اس جامع و مانع تنظیم پر بس نہیں۔ اس وسیع حلقہ کے اندر متعدد چھوٹے چھوٹے حلقے بنا کر ہر فرد کو اس طرح جکڑ دیا گیا ہے کہ ہل نہ سکے۔ عورتوں کی مستقل جماعت لجنہ اماء اللہ ہے۔ اس کا مستقل نظام ہے۔ سالانہ جلسہ کے موقعوں پر اس کا جداگانہ سالانہ جلسہ ہوتا ہے۔ خدام الاحمدیہ نوجوانوں کا جدا نظام ہے۔ پندرہ تا چالیس سال کے ہر فرد جماعت کا خدام الاحمدیہ میں شامل ہونا ضروری ہے۔

چالیس سال سے اوپر والوں کا مستقل ایک اور حلقہ ہے۔ انصار اللہ جس میں چوہدری سر ظفر اللہ خان تک شامل ہیں۔ میں ان واقعات اور حالات میں مسلمانوں سے صرف اس قدر دریافت کرتا ہوں کہ کیا ابھی تمہارے جاگنے اور اٹھنے اور منظم ہونے کا وقت نہیں آیا؟ تم نے ان متعدد مورچوں کے مقابلہ میں کوئی ایک بھی مورچہ لگایا؟ حریف نے عورتوں تک کو میدان جہاد میں لا کھڑا کیا میرے نزدیک ہماری ذلت و رسوائی اور میدان میں شکست و پسپائی کا ایک بہت بڑا سبب یہی غلط معیار شرافت ہے۔“

(سوانح فضل عمر جلد 2 صفحہ 51)

اسی طرح لجنہ کے متعلق تحریک سیرت کے مشہور لیڈر عبد المجید قرشی نے اپنے اخبار "تنظیم" امر تسر میں لکھا:

"لجنہ اماء اللہ قادیان" احمدیہ خواتین کی انجمن کا نام ہے۔ اس انجمن کے ماتحت ہر جگہ عورتوں کی اصلاح مجالس قائم کی گئی ہیں۔ اور اس طرح پر ہر وہ تحریک جو مردوں کی طرف سے اٹھتی ہے خواتین کی تائید سے کامیاب بنائی جاتی ہے اس انجمن نے تمام خواتین کو سلسلہ کے مقاصد کے ساتھ عملی طور پر وابستہ کر دیا ہے۔ عورتوں کا ایمان مردوں کی نسبت زیادہ مخلص اور مربوط ہوتا ہے۔ عورتیں مذہبی جوش کو مردوں کی نسبت زیادہ محفوظ رکھ سکتی ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کی جس قدر کارگزاریاں اخبار میں چھپ رہی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ احمدیوں کی آئندہ نسلیں موجودہ کی نسبت زیادہ مضبوط اور پر جوش ہوں گی اور احمدی عورتیں اس چمن کو تازہ دم رکھیں گی۔ جس کا مرور زمانہ کے باعث اپنی قدرتی شادابی اور سرسبزی سے محروم ہونا لازمی تھا۔"

(تاثرات قادیان صفحہ 173)

آخر میں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری جماعت کے نوجوانوں، بزرگوں، بچوں اور خواتین و ناصرات کو حضرت مصلح موعودؓ کے پرندے بننے کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔ اسی قسم کے پرندے جو حضرت مسیح ناصری نے اُڑائے تھے یا وہی پرندے جو حضرت ابراہیمؑ نے اُڑائے تھے وہی پرندے جو سلیمانؑ کو عطا کئے گئے تھے اور یہ پرندے اِن انبیاء کی آواز پر لبیک لبیک کہتے ہوئے آپ کے پاس جمع ہو جایا کرتے تھے۔ جسے اللہ تعالیٰ نے یَاْتِیْنَکَ سَعْیًا کے الفاظ سے یاد فرمایا ہے۔ اے اللہ! تو ایسا ہی کر۔ آمین

نام بھی محمود تیرا کام بھی محمود ہے
اس سے ثابت ہے کہ تو ہی مصلح موعود ہے
تو مسیحی نفس بھی اور روح الحق بھی تو
اور اوالعزمی بی تیری ذات میں موجود ہے

(کمپوزڈ بائی: فائقہ بشریٰ)

✡✡✡✡